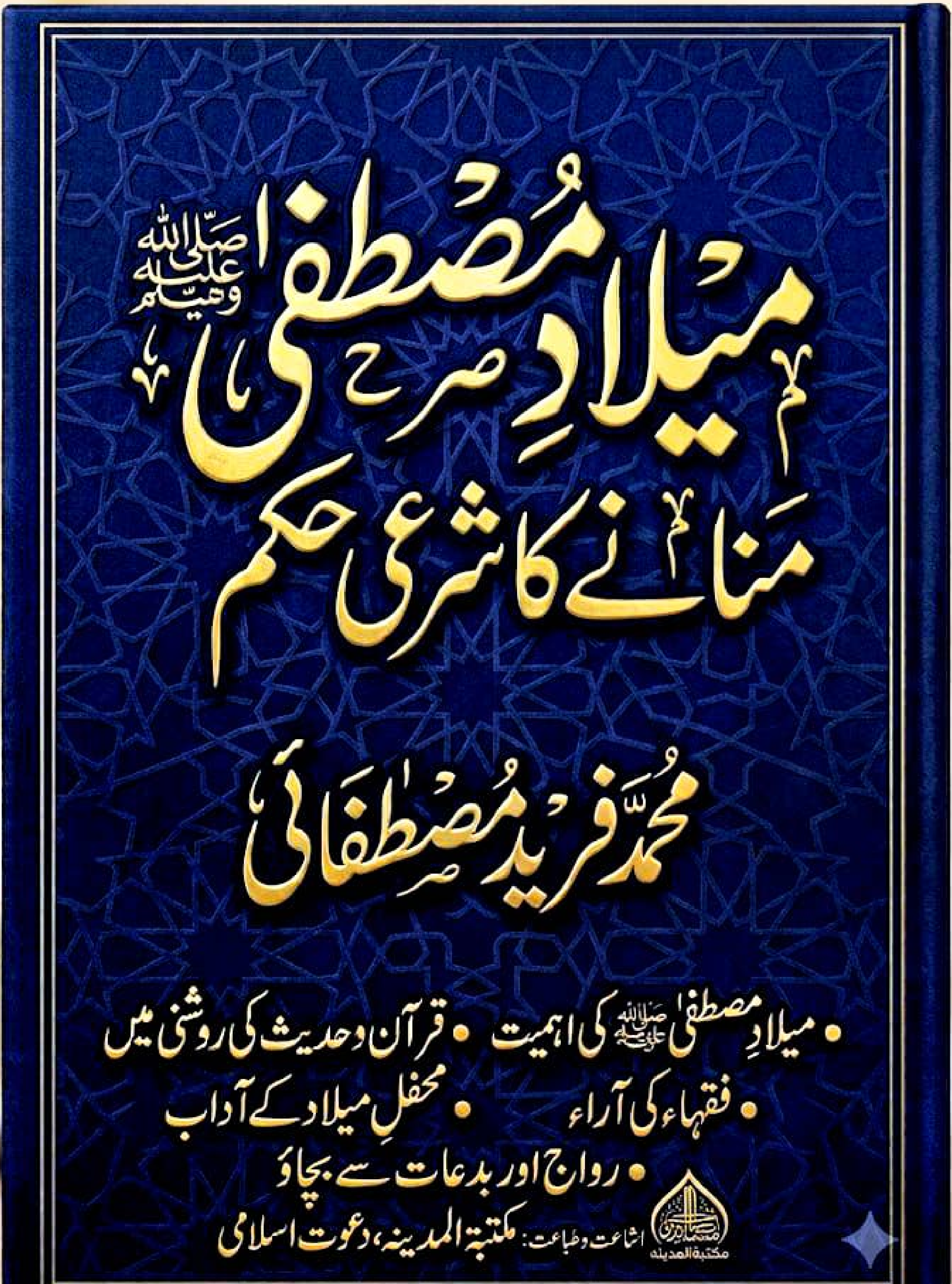


میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
منانے کا شرعی حکم
محمد فرید مصطفائی
• میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت
• قرآن و حدیث کی روشنی میں
• فقہاء کی آراء
• محفلِ میلاد کے آداب
• رواج اور بدعات سے بچاؤ
اشاعت وطباعت: مکتبۃ المدینہ، دعوت اسلامی
مکتبۃ المدینہ

فہرستِ عناوین: رسالہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

| **06** | **حدیثِ مبارکہ (1):** پیر کا روزہ اور ح
میلاد منانا |
| **07** | **حدیثِ مبارکہ (2):** ابولہب کا واقعہ ا
سے میلاد کا ثبوت |
| **08** | **بہارِ شریعت کی روشنی میں:** مفتی ا
اور ائمہ سلف کے اقوال |
| **09** | **فتاویٰ رضویہ کا موقف:** مسلکِ اعلیٰ
کی شرعی حیثیت |
| **10** | **بدعت کی حقیقت:** بدعتِ حسنہ کا ثب
کے مغالطوں کا رد |
| **11** | **محفلِ میلاد کے آداب:** دارالافتاء اہل
میں ضروری ہدایات |
| **12** | **اہم تنبیہ:** محفلِ میلاد میں ممنوعہ ا
بچاؤ |

| **11** | **محفلِ میلاد کے آداب:** دارالافتاء اہ
میں ضروری ہدایات |
| **12** | **اہم تنبیہ:** محفلِ میلاد میں ممنوع
بچاؤ |
| **13** | **جنتی جماعت کی پہچان:** اہل سنت
اعلیٰ حضرت) کا تعارف |
| **14** | **ایمان افروز واقعہ:** "میلاد اہل سنت
ہے" (والدِ گرامی کا قول) |
| **15** | **اعتراضات کے جوابات:** جھنڈے، چ
منکرین کے وسوسوں کا رد |
| **16** | **میلاد کے ثمرات:** جشنِ ولادت منان
فوائد و برکات |
| **17** | **اختتامیہ و دعا:** رقت آمیز دعا، مر
کلامِ رضا |

صفحہ 1: سرورق اور انتساب

عنوان: میلادِ مصطفیٰ ﷺ: شرعی حیثیت، برکات اور آداب۔

انتساب: اپنے والدِ گرامی حضرت دین محمد مصطفیٰ رحمہ اللہ کے نام، جن کے فیضانِ نظر سے دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن ہوئی۔

تصدیق: یہ رسالہ قرآن، حدیث، بہارِ شریعت اور فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں مرتب کیا

صفحہ 2: حمد و نعت اور پیش لفظ

اللہ رب العزت کا شکر کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا امتی بنایا۔ میلاد منانا محض ایک رسم نہیں بلکہ ایمان کی جلا اور رب کی نعمت کا شکرانہ ہے۔ اس رسالے میں ہم مخالفین کے وسوسوں کا علمی رد کریں گے۔

صفحہ 3: قرآنِ پاک سے پہلی عظیم دلیل (نعمتِ عظمیٰ)

اللہ تعالیٰ سورہ یونس (آیت 58) میں فرماتا ہے: "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" (ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہیے کہ وہ خوشی منائیں)۔

مفسرین کا قول: امام جلال الدین سیوطی اور دیگر مفسرین کے مطابق یہاں "رحمت" سے مراد ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جب اللہ حکم دے رہا ہے کہ رحمت ملنے پر خوشی مناؤ، تو حضور ﷺ سے بڑی رحمت کائنات میں اور کیا ہے؟ لہذا میلاد منانا عینِ قرآنی حکم ہے۔

صفحہ 4: نعمت کا چرچا اور حکمِ ربی

سورہ الضحیٰ میں ارشاد ہوا: "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" (ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)۔
وضاحت: نعمت کا چرچا کرنا (تحدیثِ نعمت) شکر گزاری کی ایک صورت ہے۔
حضور ﷺ اللہ کی کائنات پر سب سے بڑی نعمت ہیں۔ میلاد کی محفلیں، جلسے اور جلوس دراصل اسی نعمتِ عظمیٰ کا چرچا ہیں جس کا حکم قرآن دے رہا ہے۔

صفحہ 5: حدیثِ مبارکہ سے ثبوت (سنتِ رسول ﷺ)

صحیح مسلم شریف میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے۔ جب صحابہ نے وجہ پوچھی تو فرمایا: "ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ" (ترجمہ: یہی وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی)۔

نتیجہ: ثابت ہوا کہ اپنی ولادت کے دن کی تعظیم کرنا اور اسے عبادت (روزہ) کے ذریعے خاص کرنا خود حضور ﷺ کی سنت ہے۔ ہم سنی مسلمان اسی سنت کی پیروی میں اس دن خوشی مناتے اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

صفحہ 6: دشمنِ اسلام کو بھی فائدہ (بخاری شریف کی دلیل)

صحیح بخاری میں ہے کہ ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا، اس نے بتایا کہ پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ میں نے بھتیجے (حضور ﷺ) کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

مفسرین کا تبصرہ: جب ایک پکے کافر کو میلاد کی خوشی پر نفع مل سکتا ہے، تو اس عاشقِ رسول کا کیا عالم ہوگا جو پوری زندگی میلاد مناتا ہے!

صفحہ 7: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا موقف

اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خان فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "ذکرِ میلادِ شریف بذاتِ خود مستحب و مندوب اور باعثِ برکت ہے"۔ آپ نے میلاد کو ایمان کی پہچان قرار دیا اور اسے شرعی حدود میں رہ کر منانے کی ترغیب دی۔

صفحہ 8: بہارِ شریعت کی روشنی میں حکم

بہارِ شریعت (جلد اول) میں مفتی امجد علی اعظمی صاحب لکھتے ہیں: "حضور ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرنا، نعتیں پڑھنا اور خوشی کا اظہار کرنا کارِ ثواب ہے"۔ آپ نے اسے سلف صالحین کا طریقہ قرار دیا جو صدیوں سے امت میں رائج ہے۔

صفحہ 9: بدعتِ حسنہ اور لغوی مغالطے

مخالفین اسے بدعت کہتے ہیں۔ یاد رکھیں! ہر نئی چیز گمراہی نہیں ہوتی۔ حدیث میں آتا ہے کہ "جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا اسے اجر ملے گا"۔ میلاد منانا "بدعتِ حسنہ" ہے کیونکہ اس کی اصل (خوشی منانا) قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

صفحہ 10: محفلِ میلاد کے آداب
(دارالافتاء اہل سنت کے مطابق)
محفلِ میلاد میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:
نیت صرف اللہ کی رضا اور رسول ﷺ کی خوشنودی ہو۔
باوضو اور با ادب بیٹھا جائے۔
تلاوتِ قرآن اور صحیح احادیث بیان کی جائیں۔
نعت خوانی میں غلو اور غلط اشعار سے بچا جائے۔

صفحہ 11: منع کردہ امور اور بدعات سے بچاؤ

دارالافتاء اہل سنت کے فتاویٰ کے مطابق، میلاد کے نام پر درج ذیل کاموں سے بچنا لازم ہے:

موسیقی کے آلات کا استعمال۔

مردوں اور عورتوں کا اختلاط (مکسنگ)۔

ایسے شور و غل جس سے ہمسایوں یا مریضوں کو تکلیف ہو۔

بناوٹی قصے کہانیاں بیان کرنا۔

صفحہ 12: سلف صالحین اور محدثین کا عمل

امام ابن جوزی، امام قسطلانی اور امام سیوطی جیسے جلیل القدر محدثین نے اپنی کتابوں میں میلاد کے فضائل لکھے ہیں۔ ان کا ماننا تھا کہ میلاد منانے والے گھر پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے اور وہ سال آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

-

صفحہ 13: میلاد منانے کے فائدے اور برکات

محفلِ میلاد میں شرکت سے ایمان تازہ ہوتا ہے، حضور ﷺ کی محبت دل میں گھر کرتی ہے، گھروں سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور نزولِ سکینہ ہوتا ہے۔ یہ محفلیں نسلوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

صفحہ 14: اہل سنت کے نصیب کا لاجواب واقعہ

تحریر: یہ واقعہ ہر سنی کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مرتبِ رسالہ محمد فرید مصطفائی بیان کرتے ہیں کہ:
"مفسرِ قرآن، حضرت علامہ پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی صاحب کے والدِ گرامی حضرت پیر دین محمد مصطفیٰ رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کسی نے (اعتراضاً) سوال کیا: 'حضرت! یہ بتائیں کہ میلاد کہاں لکھا ہے؟ کتاب دکھائیں!'
حضرت پیر دین محمد مصطفیٰ صاحب نے جلال و جمال کے ساتھ وہ تاریخی جواب دیا جو آج بھی ہر گستاخ کا منہ بند کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا:
'تمہیں نہیں پتہ کہ میلاد کہاں لکھا ہے؟ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا، کیونکہ تمہارے نصیب میں میلاد نہیں لکھا، میلاد تو ہم اہل سنت کے نصیب میں لکھا ہے!'"
(یعنی جس کے نصیب میں عشقِ رسول ہے، اسے دلیل کی ضرورت نہیں، اسے کائنات کے ہر ذرے میں میلاد نظر آتا ہے)۔

صفحہ نمبر 15

منکرینِ میلاد کے اعتراضات کا دندان شکن جواب اور جنتی جماعت کی پہچان

اعتراض: بد مذہب اور منکرینِ میلاد اکثر یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ "اگر تم میلاد کو سنت مانتے ہو تو صرف روزہ رکھو (جیسا کہ حضور ﷺ رکھتے تھے)، یہ جھنڈے لگانا اور لائٹیں (چراغاں) کرنا کہاں سے ثابت ہے؟"

جوابِ باصواب: ان نادانوں کو یہ نہیں معلوم کہ جھنڈے لگانا تو اللہ رب العزت کی سنت ہے، کیونکہ جب حضور ﷺ کی ولادتِ با سعادت ہوئی تو اللہ عزوجل کے حکم سے فرشتوں نے مشرق، مغرب اور کعبے کی چھت پر جھنڈے نصب کیے تھے۔ رہی بات موجودہ برقی قمقموں اور لائٹوں کی، تو عقل کے اندھو! اس وقت یہ لائٹیں ایجاد ہی نہیں ہوئی تھیں، کیا تمہارے باپ دادا نے اس وقت یہ بجلی اور لائٹیں بنا لی تھیں کہ ہم اس وقت لگاتے؟ ہر دور میں خوشی کا اظہار دستیاب وسائل سے کیا جاتا ہے۔ اس وقت چراغ جلائے جاتے تھے، آج لائٹیں لگائی جاتی ہیں۔ روشنی کرنا تو "نورِ مصطفیٰ ﷺ" کی آمد کا استقبال ہے، جس سے صرف وہی جلتا ہے جس کا مقدر اندھیرا ہو۔

جنتی جماعت کی پہچان: حدیثِ پاک کی روشنی میں امت کے 73 فرقوں میں سے صرف ایک گروہ جنتی ہے اور وہ "اہل سنت و جماعت" ہے۔

موجودہ دور کا اہل سنت: یاد رکھیں! آج کے پُر فتن دور میں "اہل سنت و جماعت" سے مراد وہی جماعت ہے جسے دنیا "مسلکِ اعلیٰ حضرت" (بریکٹ میں لکھیں: یعنی سنی) کے نام سے جانتی ہے۔ یہی وہ واحد جماعت ہے جو عقیدہ و عمل میں صحابہ، اولیاء اور صالحین کے نقشِ قدم پر ہے۔ حق یہی ہے کہ سنی ہی جنتی ہیں اور اللہ و رسول ﷺ کے فضل و کرم سے سنیوں کا جنت میں جانا کنفرم اور یقینی ہے، کیونکہ ان کا عقیدہ گستاخی سے پاک اور عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ہے۔

حرفِ آخر: ہم میلاد مناتے رہیں گے کیونکہ یہ ہمارے نصیب میں لکھا ہے۔ کوئی کتنا ہی جلے، اسے اپنا انجام یاد رکھنا چاہیے۔ بقولِ امامِ اہل سنت، مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خان بریلوی:

دشمن جلیں مگر ہم تو رضاؔ دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے، میلاد مناتے جائیں گے

مرتب: محمد فرید مصطفائی (خادمِ مسلکِ اعلیٰ حضرت)

-

صفحہ 16: اختتامیہ اور کلامِ رضا

حاصلِ کلام یہ ہے کہ میلاد منانا خوش نصیبوں کا کام ہے۔ ہم اس نعمت پر جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ کوئی کتنا ہی جلے، سنی اپنے آقا ﷺ کا میلاد مناتا رہے گا۔ بقولِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی:

دشمن جلیں مگر ہم تو رضاؔ دم میں جب تک دم ہے
ذکر ان کا سناتے جائیں گے، میلاد مناتے جائیں گے

مرتب:
محمد فرید مصطفائی
(خادمِ مسلکِ اعلیٰ حضرت و دارالافتاء اہل سنت)

صفحہ نمبر 17: اختتامیہ اور رقت آمیز دعا

الحمد للہ رب العالمین! اللہ تبارک و تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ اس نے اپنے
حبیبِ پاک ﷺ کے صدقے ہمیں اس خیر کے کام یعنی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی حقانی
اس
مختصر سے رسالے کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔

حرفِ آخر: اے عاشقانِ رسول! یاد رکھیں کہ میلاد منانا خوش نصیبوں کا کام ہے۔ ی
راستہ ہے جو سیدھا جنت کی طرف جاتا ہے۔ ہم نے دلائل سے ثابت کر دیا کہ جس ک
میں عشقِ رسول ﷺ ہوتا ہے، وہ کبھی میلاد کی خوشیوں سے محروم نہیں رہتا۔ ال
ہمیں مسلکِ حق، اہل سنت و جماعت (یعنی مسلکِ اعلیٰ حضرت) پر استقامت عطا
بد مذہبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

خالقِ کائنات کی بارگاہ میں عاجزانہ التجا اور دعا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ! یا اللہ! تیرے حبیبِ کریم ﷺ کے و
جلیلہ سے دعا ہے کہ اس ناچیز کی اس محنت اور اس رسالے کو اپنی بارگاہ میں قب
منظور فرما۔ یا رب ذوالجلال! اس رسالے کو میرے لیے، میرے والدین کے لیے، اور می
تمام اساتذہ کرام کے لیے مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنا۔ یا اللہ! میرے اساتذہ اور
والدین نے جس محبت سے میری تربیت کی، انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرما اور
قبروں کو ریاض الجنہ (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ) بنا۔

یا باری تعالیٰ! اس رسالے کو پڑھنے والے ہر مسلمان کے ایمان میں برکت عطا فرما، ان کے گناہوں کو معاف فرما، اور ان کے سینوں کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے منور فرما۔ یا اللہ! جو بھی اس رسالے کو محبت سے پڑھے اور آگے پہنچائے، اسے دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرما اور بروزِ قیامت اسے آقا ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ نصیب فرما۔

اے اللہ! مسلکِ اعلیٰ حضرت کو پوری دنیا میں عروج عطا فرما۔ سنیوں کی جماعت کو اتحاد و اتفاق نصیب فرما۔ حاسدوں کے حسد اور گستاخوں کی زبانوں سے ہمیں بچا کر رکھ۔ یا اللہ! جب ہمارا آخری وقت آئے تو تیری یاد اور تیرے محبوب ﷺ کے جلووں میں ہماری روح قبض ہو اور زبان پر کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" جاری و ساری ہو۔

مرتب کی جانب سے خصوصی گزارشات

میں، محمد فرید مصطفائی، اس رسالے کی تکمیل پر رب کریم کے حضور سجدہ شکر بجا لاتا ہوں۔ میری تمام قارئین سے التماس ہے کہ اس رسالے کو پڑھنے کے بعد میرے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کی بخشش کے لیے ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر ایصالِ ثواب فرمائیں۔

امید ہے کہ یہ رسالہ آپ کے ایمان کی پختگی اور بد مذہبوں کے رد میں ایک ڈھال ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک آقا ﷺ کا میلاد منانے اور ان کی غلامی میں رہنے کی توفیق دے۔

دشمن جلیں مگر ہم تو رضاؔ دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے، میلاد مناتے جائیں گے

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

مرتب: محمد فرید مصطفائی (خادمِ دینِ مصطفیٰ ﷺ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ۔

اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور ان لوگوں کی محبت نصیب فرما جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، اور مجھے ایسے کاموں کی محبت نصیب فرما جو مجھے تیری محبت سے قریب کردیں۔

دوسری حدیث

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ. (سنن أبي داؤد)

جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے روکا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

مکتبۃ المدینۃ

اشاعت وطباعت: مکتبۃ المدینہ، دعوتِ اسلامی

قیمت: 150 روپے